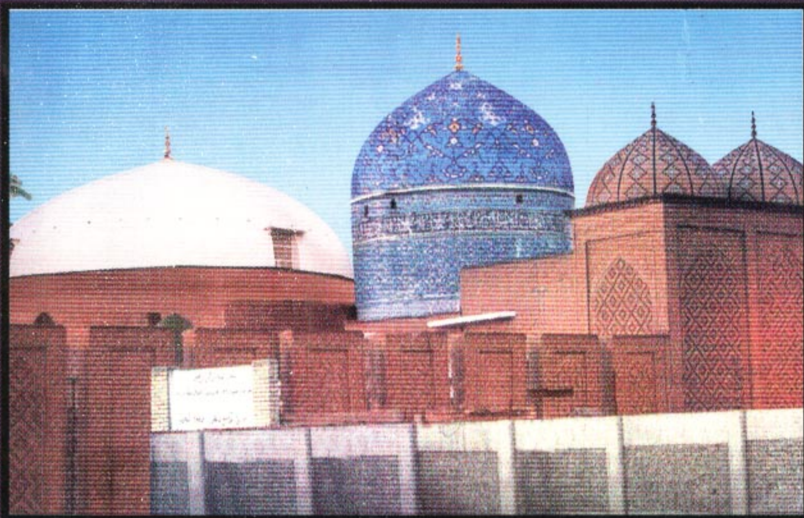
گیارھویں اولیاء و علماء کی نظر میں

غوثِ اعظم امام التقٰی والنقٰی
جلوہِ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام



مصنف

رئیس التحریر مناظر اہلسنّت، سرمایہ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد! گیارہویں شریف ایسا نیک عمل ہے کہ صدیوں سے مسلمانوں میں جاری ہے لیکن تحریک وھابیت کے بعد گونا گوں اعتراضات کی زد میں ہے۔ فقیر نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ گیارہویں شریف ایصال ثواب کا دوسرا نام ہے اسی لئے اصولی طور تو اس پر کوئی اعتراض نہیں، ہاں جاہلوں کا منہ کون بند کرے۔ فقیر کے اس رسالہ سے ایسے جاہلوں کو دندان شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔ عرصہ سے اسکا مضمون تیار تھا مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب اکرم ﷺ وبصدقہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیر اور ناشر کی مساعی قبول فرما کر ہم سب کے لئے توشۂ راہ آخرت اور مستفیدین کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ تعالیٰ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد ! تحریک وھابیت سے بہت سے مسائل کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک مسئلہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کا نام ہے اور ایصال ثواب کے نجدی وہابی، دیوبندی منکر نہیں صرف نام اور طریقہ بدلا ہے اور شرعی قانون ہے کہ طریقہ اور نام بدلنے سے شریعت اور کام نہیں بگڑتا۔ جب کہ ایصالِ ثواب کے نام کو "گیارہویں" کہا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں فقیر اس رسالہ میں ان علماء کرام و اولیاء عظام کی عبارات دکھاتا ہے جو تحریک وھابیت سے پہلے اور بعد کو اسکے جواز کے نہ صرف قائل بلکہ عامل تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے ناجائز کہنے والے وہابی، دیوبندی ہیں اور انکی اسلاف صالحین کے سامنے کوئی وقعت نہیں اسی لئے اہل اسلام اپنے موقف پہ مضبوط رہیں۔

وما توفیقی الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ ۵ زوالحجہ ۱۴۰۹ھ

مقدمہ

چونکہ دلائل گیارھویں فقیر نے ایک علیحدہ رسالہ میں لکھے ہیں یہاں صرف علماء کرام کی تصریحات ودیگر عجیب وغریب ابحاث لکھے۔

فضیلتِ علم و علماء : علماء کا علم اسلام کا ایک بہترین جوہر ہے اور اس جوہر علمی سے ہی اسلام کی بہار ہے جب دنیا سے علم و علماء اٹھ گئے قیامت ہو جائیگی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عالم کی فضیلت عابد پر وہی ہے جیسی میری فضیلت امت پر۔ اور حضور نبی پاک ﷺ نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء کرام کی ہدایات پر اسلام کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

مسئلہ گیارھویں کا حل بھی علماء کرام واولیاء عظام سے کرانا چاہئے فقیر چند معتبر و مستند علماء کرام واولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات پیش کرتا ہے تاکہ منکر کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور گیارھویں شریف کے عامل کو تسکین و تسلی نصیب ہو۔

(عبارات اکابر علماء و اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ)

ذیل میں فقیر ان علماء کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات عرض کر رہا ہے جنکے سامنے وہابی، دیوبندی فضلاء خود کو انکا طفل مکتب کہلانے سے شرماتے ہیں یہ علماء کرام واولیاء عظام ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

(۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ : حضرت شیخ عبدالحق محقق برحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

وقد اشتهر في ديار ناهذا اليوم الحادي عشر وهو المتعارف عندمشايخنا من اهل الهندمن اولاده۔

بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارھویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ

کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے (ماثبت بالسنۃ عربی صفحہ ٦٨)

تعارف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

اشرف علی تھانوی آپکو حضوری ولی اللہ مانتا ہے (الافاضات الیومیہ) ان شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ "شیخ کی مساعی جمیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی۔ حدیث اور ترویج سنت میں شیخ موصوف کو جو شرف وفضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہیم و شریک نہیں"۔ نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ "حق ایں است کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ بفارسی یکے از افراد ایں افت است عقل اوریں کاروبار خصوصادریں روز گار احد سے معلوم نیست وللہ یختص برحمتہ من یشاء بندئہ عاجز دردیں برتربت شریف اورسیدہ نمی تراندگفتن کہ کدام روح و ریحان برکاتش مشاہدہ نمود (تقصار صفحہ ۱۱۲ عجالہ نافعہ صفحہ ۲۵) نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں لکھتاہے کہ "توالیف ایشادر بلادِ ہند قبول و شہرت تمام وارد ہم نافع و مفید افتادہ۔ کاتب حروف بزیارت مرقد شریف مکرر فیضیاب شدہ و کشئے عجیب و دبستگی غریب دراں مقام یافتہ (اتحاف اضبلا صفحہ ۳۰۴ عجالہ نافعہ صفحہ ۳۵) (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیت ہیں جنکے علم و عمل کے فریقین نہ صرف معترف بلکہ مداح ہیں)

شیخ عبدالوہاب مکی علیہ الرحمۃ : شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مرشد شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہ ما ثبت بالسنہ صفحہ ٦٨ میں بیان فرماتے ہیں۔

قلت فبھذہ الروایہ یکون عرسہ تاسع الربیع الاخر و ھذا ھوالذی ادرکنا علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف الکامل الشیخ عبدالوھاب القادری المتقی المکی فانہ قدس سرہ کان یحافظ یوم عرسہ رضی

الله عنه هذا التاريخ اما اعتماد اعلى هذه الروية او على ماراى من شيخه الشيخ الكبير على المتقى اومن غيره من المشائخ رحمهم الله تعالى۔

”ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوثِ اعظم) کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہئیے۔ ہم نے اپنے پیرومرشد سیدنا امام عارفِ کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی قدس سرہ کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز آپ (غوثِ اعظم) کے عرس کے دن کے لئے یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیرومرشد شیخ کبیر علی متقی قدس سرہ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو“۔

(فائدہ): نہ صرف ایک ولی اللہ کے متعلق ہے بلکہ مشائخ کاملین سے گیارہویں ثابت ہے۔

شیخ امان الله پانی پتی علیه الرحمة : شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے حالات میں شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کرد۔

(اخبار الاخیار شریف صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ دیوبند)

ماہ ربیع الاخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔

فائدہ : یہ شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل پونے چھ سو سال پہلے پانی پت ہند میں مشہور بزرگ گزرے ہیں اسوقت سے گیارہویں شریف کے عامل تھے جبکہ ابھی وھابیت نجدیت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ گیارہویں شریف تو بدعت نہ ہوئی یہ بعد کو پیدا ہو کر شور مچارہے ہیں تو در حقیقت یہی خود ہیں۔

مرزامظهر جان جاناں علیه الرحمة : ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف "کلماتِ طیبات" میں ہے کہ

"درمنامے دیدم کہ درصحرائے وسیع چبوترہ ایست کلاں واولیاء بسیار درآنجا حلقہ مراقبہ دارندودروسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو حضرت جنید قدس اللہ اسرارھم مجتمع نشستہ اندو آثار استغنا ازماسوا وکیفیات حالات فنا مد سید الطائفہ ظاہر ست ہمہ کس ازانجاہد خاستند گفتم کجا میروند کسی گفت باستقبال امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرماشدند۔ شخصے گلیم پوش سروپابرہنہ ژولیدہ موہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش دردست خود بکمال تواضع وتعظیم گرفتہ اند گفتم این کیست کسے گفت خیر التابعین اویس قرنی است آنجا حجرہ مصفا درکمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان درآں حجرہ درآمدند گفتم کجا رفتند کسے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس تشریف بردند"۔

(ترجمہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء کرام حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ماسواء اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ آپکے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل

ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس (گیارھویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی صفحہ ۷۷،۷۸ مطبوعہ دہلی)

تعارف مظہر جانِ جاناں : مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنی کتاب "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات" میں اُن کو "اہلحدیث" لکھا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ : غیر مقلدین نے صرف اپنے نمبر بڑھانے کے لئے انہیں اپنا ھمنوا لکھ دیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا جانجاناں سلسلہء نقشبندیہ کے سرتاج ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مظہری انہی کے نام سے موسوم ہے اور مرزا جانجاناں پایہ کے ولی اللہ ہیں انہوں نے گیارھویں شریف کی عظمت کس شان سے بتائی کہ اس میں سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہم کی شمولیت کا ذکر کیا اور گیارھویں شریف کی محفل پر نور کی بارش کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انکو اپنا پیشوا مان کر پھر بھی محفل گیارھویں شریف کے خلاف بکواسات کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیف لطیف "کلماتِ طیبات" میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث "اہلحدیث" شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات کو شرک وبدعت کہتے ہو۔

"نہ خوف خدا نہ شرم نبی" ۔ اویسی غفرلہٗ کہتا ہے "یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں"۔ ابو الکلام آزاد کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔

؎ وہابی بے حیا ہیں یارو ❖ انکو تڑاتڑ جوتے مارو (تذکرہ ابوالکلام)

تعارف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ ہمارے تو پیشوا ہیں ہی۔ آپ تیرھویں صدی کے مجدد ہیں اسکا دیوبندیوں کو بھی اقرار ہے اور غیر مقلدین وہابی بھی آپکو اپنا پیشوا قرار دیتے ہیں۔ اور "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات" صفحہ ۱۶ پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: "شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے"۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفہ اثناء عشریہ، تفسیر عزیزی کو بھی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے "اہلحدیث کی علمی خدمات" قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔

آپ ملفوظاتِ عزیزی میں گیارھویں شریف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ "روضہ حضرت غوثِ اعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابرانِ شہر جمع گشتہ بعد نمازِ عصر کلام اللہ و قصائد مدحیہ و آنچہ حضرت غوث در وقت غلبہ حالات فرمودہ اند و شوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان و گرداگرد او مریدان نشستہ و صاحبِ حلقہ استادہ ذکرِ جہر میگویند دریں اثناء بعضے را وجد و سوزش ہم میشود از چیزے از قبیل سابق خوانندہ آنچہ تیاری باشد از مثل طعام و شیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نماز عشاء خواندہ رخصت میشوند"۔

(ترجمہ) حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں

بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

(ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۲۲ مطبوعہ میرٹھ)

نوٹ: الحمد للہ تاحال یہی طریقہ بغداد شریف میں آستانہ عالیہ پر مروج ہے گیارہ ربیع الثانی کو جا کر خود مشاہدہ کریں۔ الحمد للہ ہم نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

مزید فتوے : سوال : درمقدمہ مہندی باکہ شب یازدہم ربیع الثانی روشن میکنندہ منسوب بجناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز مے نمایندو نذر و نیاز مے آرندو فاتحہ مے خوانند۔

جواب: روشن کردن مہندی حضرت سید عبدالقادر ا ہنم بدعتِ سیئہ است زیرکہ ہچو مفسدہ وقباحتے در تعزیہ ساختن است ہمیں قسم در مہندی متصور است وفاتحہ خواندن وثوابِ آں بارواح طیبہ رسانیدن فی نفسہ جائز و درست است۔

اب سوال اور جواب کا اُردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ سوال حاجی محمد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال : اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں۔ اور اُس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اور نذر و نیاز و فاتحہ کرتے ہیں ؟

جواب : روشن کرنا مہندی حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا یہ بھی بدعتِ سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواح طیبہ کو پہنچانا فی نفسہ جائز ہے۔

(فتاوی عزیزی فارسی ج اصفحہ ۷۴، ۷۵ مطبوعہ دہلی۔ فتاوی عزیزی اردو صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ کراچی)

فائدہ : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا

جائز قرار دیا ہے۔ اہل سنت وجماعت حضرات بھی گیارھویں شریف میں ایصال ثواب ہی کرتے ہیں۔

مزید براں: ملفوظات عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔ ۳ رمضان کو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا عرس مبارک اور ۱۶ رمضان کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ رمضان کو علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرمائے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمہ ودر شانزدہم عرس حضرت عائشہ و حضرت علی بتاریخ نوزدہم زخمی شدندو درشب یکم رحلت فرمودندو عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔

(ملفوظات عزیزی فارسی صفحہ ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

عرس ہی عرس: عرس کا لفظ سنکر مخالفین کو شرک وبدعت کا ہیضہ ہوجاتا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد اعراس کا ذکر کر کے انکے مرض کو اور بڑھادیا ہے اور گیارھویں شریف بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس ہے جسے بڑی گیارھویں کہا جاتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا حوالہ جات ان اولیاء و علماء کے عرض کئے جو مخالفین کو مسلم ہیں چند مزید دیگر بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

علامہ فیض عالم بن مُلّاجیون علیہ الرحمۃ: "طعامیکہ روز عاشورہ بروحانیت حضرت امامین شہیدین سیدی شباب اہل جنت ابی محمد ن الحسن وابی عبداللہ الحسین تیار میکنند ثواب آں برائے خدا نیاز آنحضرت میکنند واز ہمیں جنس است طعام یازدہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب الربانی سیدنا و مولانا فرد الا فراد ابی محمد ن الشیخ محی

الدین عبدالقادر جیلانی است چوں مشائخ دیگر راعرس بعد سال معین میکردند آنجناب راہر در ماہے قرار دادہ اند"۔

(ترجمہ) عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنتہ ابو محمد حسن اور ابو عبداللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پر فتوح کو پہنچاتے ہیں۔ اور اسی قسم میں سے گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب ربانی سیدنا و مولانا فرد الافراد ابو محمد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجیز القراط فارسی صفحہ ۸۲)

شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ : شاہ ابو المعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ صفحہ ۹۰ پر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

علامہ بر خوار دار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ : علامہ بر خوار دار محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ : ممالک ہندو سندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع واقسام کے طعام و فواکہ حاضرین علماء و اہل تصوف، فقراء درویشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواح کاملین کا بھی حضور ہوتا ہے خصوصاً آپ کے جد امجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ابو الائمۃ الاتقیاء بھی تشریف لاتے ہیں۔ **کماثبت عندارباب المکاشفۃ۔**

(سیرت غوث اعظم صفحہ ۲۷۵)

علامہ بر خوار دار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف "سیرت غوث اعظم" کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی

ہے کہ :

"پیر عبدالرحمٰن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیران پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لئے غوث اعظم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے چونکہ شیدائی تقلید و اطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب بآں عالی جناب تھا۔ فلہذا طریق (تسبیح فاطمہ) گیارہویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی"۔ (حاشیہ سیرت غوث الاعظم صفحہ ۲۷۶)

داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما الرحمۃ :

داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء صفحہ ۲۷ میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ا صفحہ ۹۹" میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

حاجی امدا د اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ : دیوبندی اکابر کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گیارہویں شریف اور بزرگان دین کے عرس مبارک کے متعلق فرماتے ہیں۔

"پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوثِ پاک قدس سرہٗ کی دسویں، بیسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندری رحمۃ اللہ علیہ و حلوائے شبِ برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں"۔ (فیصلہ ھفت مسئلہ صفحہ ۸ مطبوعہ دیوبند)

فائدہ : حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو اہلحدیث کے ھفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں آسمان ملت پر دینِ ہدیٰ کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم و ادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔ (الاعتصام لاہور صفحہ ۷، ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

انتباہ : ممکن ہے غیر مقلد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی نہ مانیں لیکن دیوبندیوں کو تو ضرور ماننا چاہئے کیونکہ آپ ان کے پیرو مرشد ہیں اور مرشد کا گفتہ "گفتہ اللہ

بود" مُسلّم قاعدہ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اس مرشد کی بھی نہیں مانیں گے بلکہ اس مرشد کی مانیں گے جو ان جیسوں کا بڑا مرشد ہے۔

واہ ابن تیمیہ (علیہ ماعلیہ)

نجدی اور غیر مقلدین وہابی اور بعض دیوبندی ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں بلکہ تجربہ کرلیں کہ جملہ عالم اسلام کے علماء اور مجتہدین انکے نزدیک ابن تیمیہ کے بالمقابل کچھ نہیں لیکن وہ بھی لنگرِ غوثیہ کیلئے تیس اونٹوں کا بوجھ بھجواتا تھا۔

چنانچہ علامہ ابراہیم دورلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

کان العلامہ ابن تیمیہ یر سل من دمشق الشام نذو رأواعانات للحفرة الکیلانیته لاجل الدرس والتدریس واطعام الطعام و ذلك فی اواخر ربیع الاول وکانت تلك القافلة تحتوی علے ثلاثین بعیراً

(ازنام ونسب صاجزادہ گولڑوی)

علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے نذرانے اور لنگر غوثیہ کے لئے ربیع الاول کے اواخر میں تیس اونٹوں کا بوجھ بغداد بھیجتا تھا۔

گیارہویں شریف : ابن تیمیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد دمشق میں پیدا ہوا اور خوب چمکا۔ ممکن ہے اپنی ذات کو چمکانے کیلئے ابتدائی دور میں یہ کھیل کھیلا ہو ورنہ وہ اولیاء دشمنی بالخصوص حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہمارے دور کے وھابیوں نجدیوں کا امام تو تھا۔ لیکن یقین مانئے کہ یہ سارا سازوسامان تھا گیارہویں شریف کیلئے کیونکہ ربیع الاول کی آخری تاریخوں سے اونٹوں کا قافلہ دمشق سے چل کر ربیع الثانی کے پہلے ہفتہ میں ہی پہونچ سکتا ہے اور یہی ہفتہ گیارہویں شریف کے لنگر کے لئے سامان جمع کرانے کا ہے۔ دمشق سے بغداد تک جانے والے زائرین فقیر کے تخمینہ کی تصدیق کرینگے جبکہ یہ سفر خود فقیر نے بس کے ذریعہ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ پہلے ہفتہ میں کیا ہے۔ دمشق سے بغداد تک صحرائی صحرا اور بیابان علاقہ جات کہ اب

بس ائر کنڈیشن کے سفر سے ہمارا حال دیدنی تھا تو انکا سفر کیسے طے ہوتا ہوگا جو صدیوں پہلے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے سفر کرتے تھے۔

انکشاف اویسی غفرلہٗ: ابن تیمیہ متلون مزاج تھا موج میں آیا تو لکھ دیا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے نعل پاک کو نُعیل (تصغیر) سے کہنا اور مدینہ کی گرد و غبار کی توہین کفر اور قائل واجب القتل ہے اس پر "الصارم المسلول" ایک ضخیم کتاب لکھ دی پھر دماغ خراب ہوا تو لکھ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے اس پر عالم اسلام کے علماء کرام و اولیاء عظام نے احتجاج کیا تو حکومت وقت نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا اور اسی قید میں ہی مرا۔

تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "ابن تیمیہ و علمائے ملت" اسی متلون مزاجی کا نتیجہ ہوا کہ ابتداء میں گیارھویں شریف کے لئے اونٹوں کی قطار نذرانہ کے طور لنگر غوثیہ میں بھیجتا رہا پھر دماغ خراب ہوا تو کتاب "الوسیلہ" لکھ کر ثابت کیا کہ انبیاء اولیاء کو وسیلہ بنانا شرک ہے وہ زندہ ہوں یا مردہ بلکہ مردہ تو خود ہماری دعاؤں کا محتاج ہے پھر وہ ہماری خاک مدد کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

نظم گوہر

جب اپنے غوث پاک کی آتی ہے گیارھویں!
سب کو بہار تازہ دکھاتی ہے گیارھویں
ہوتی ہیں دھوم دھام سے عالم میں مجلسیں
کانوں کو مدحِ غوث سناتی ہے گیارھویں
اجر عظیم اہل مجلس کو ملتے ہیں!
رحمت خدائے پاک کی لاتی ہے گیارھویں
کیسے تزک سے ہوتی ہیں ہر سمت محفلیں
منکر کو دبدبہ یہ دکھاتی ہے گیارھویں

ہو تا ہے ہر مرید کا کیا باغ باغ دِل
گل گلشن جماعت دکھاتی ہے گیارہویں
مشتاق دل مرید دلم کا ہو تا ہے شادماں
مثلِ عروس جلوہ دکھاتی ہے گیارہویں
گوھرؔ ہنا قصیدہ سنانے کا ہے تو شوق
لیکن یہ دیکھنا ہے کب آتی ہے گیارہویں
بگوا ے اہل سنت روزو شب از صدق ایقانی
اغثنا یارسول اللہ ! مدد ! اے شاہِ جیلانی

فائدہ : مولانا غلام رسول گوہرؔ قصوری مرحوم حضرت امیر الملۃ سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صادق مرید تھے نقشبندی ہونے کے باوجود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اپنے رسالہ انوار الصوفیہ (قصور) میں تحقیقی مضامین سپرد قلم فرماتے تھے۔ گیارہویں پر بہترین رسالہ لکھا اس رسالہ میں فقیر نے انکے مضامین بھی سپرد قلم کئے ہیں۔
فجزاہ اللہ خیر الجزاء

گیارہویں کیا ہے ؟

رسالہ ھذا کی ابتداء میں فقیر نے عرض کیا ہے کہ گیارہویں دراصل وہی ایصال ثواب ہے جو قرآن مجید واحادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جسے حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوجہ سے نام تبدیل کیا گیا ہے اور قاعدہ عرض کیا ہے کہ شے کے نام بدلنے سے کام نہیں بگڑ تا مثلاً حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تعلیم گاہ کا نام صُفّہ تھا اور اب اسکے کئی نام ہیں۔ مدرسہ، مکتب، اسکول وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ گیارہویں بھی وہی ایصالِ ثواب ہے اسکا طریقہ ہر جگہ اکثر یونہی ہے

کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھنے والے بہ تقاضائے عشق و محبت گیارھویں کے دن یا اس سے اول یا بعد کو محفل گیارھویں کو زیب و زینت بخشتے ہیں اور آپ کا تذکرہ منظوماً و منثوراً کرتے ہیں اور واعظین وعظ فرماتے اور نعت خوانانِ خوش الحان نعتیں پڑھتے ہیں اور سب حاضرین محفل ادب سے بیٹھتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں اور اخیر میں نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ اور کبھی بغیر محفل جمائے ویسے ہی ختم دلاتے ہیں اسمیں شرعاً کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا فرمایا کہ "دوم آنکہ بہ ہیئتِ اجتماعیہ مردماں کثیر جمع شوند ختمِ کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم در میان حاضرین نمایند ایں قسم معمول در زمانہ ء پیغمبر خدا و خلفاءِ راشدین نبود اگر کسے ایں طور بکند باک نیست زیرا کہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل می شود

(فتاویٰ عزیزی صفحہ ۴۰)

ہر سال ایک معین تاریخ پر بزرگوں کی قبور کی زیارت کے واسطے جانے کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ بزرگوں کی زیارت کے لئے جانے کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ایک یا دو شخص عام لوگوں کی اجتماعی ہیئت کے بغیر بزرگوں کی قبور پر محض زیارت اور استغفار کے لئے جائیں، اس قدر از روے روایات ثابت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیئتِ اجتماعیہ کے ساتھ جمع ہوں اور کلام شریف کا ختم کریں اور مٹھائی طعام پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کریں، یہ قسم پیغمبر خدا اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں عمل میں نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(فائدہ) اس سے ثابت ہوا کہ اسی طرح اگر کوئی شخص بہت سے لوگوں کو جمع کرکے حضرتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے

کی نیت سے کلام اللہ شریف کا ختم کر کے یا وعظ شریف کروا کر یا درود شریف پڑھوا کر یا نعت خوانی کروا کر مٹھائی یا کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین محفل میں تقسیم کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے بلکہ اس میں زندوں اور مردوں کا فائدہ ہے۔ زندہ دلوں سے پوچھئے کہ گیارھویں شریف کرنے سے کتنی برکتیں ہوتی ہیں تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ مطبوعہ "برکات و فضائل گیارھویں شریف" پڑھئے۔ اور عام مردوں کو یوں فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جملہ مومنین و مومنات کے لئے جو فوت ہو چکے ہیں دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اور زندوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اسکے علاوہ انہوں نے وعظ شریف اور نعت خوانی سن کر اور علماء و مشائخ کی جو اس پاک محفل میں آئے ہیں زیارت کر کے ثوابِ عظیم حاصل کیا اور ایسی نیک محفلوں میں بیٹھنا بھی بڑی سعادت ہے۔

حدیث شریف میں ہے **ہو قوم لا یشقی جلیسھم** "وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہتا" حضور ﷺ نے فرمایا "جنت میں سرخ یاقوت کے ستون ہوں گے ان کے دروازے کھلے ہوں گے وہ اس طرح روشن ہوں گے جس طرح ستارے" آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! ان میں کون رہیں گے؟ آپ نے فرمایا "جو ایک دوسرے سے محض اللہ ہی کے واسطے ملتے ہیں اور محبت کرتے ہیں"۔ طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی زیارت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرتے ہیں اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اگر کوئی کسی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو ایسی دس بری مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: گیارھویں شریف کی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کے اولیاء کے احوال بیان کئے جاتے ہیں۔ درود شریف پڑھا جاتا ہے، نعت خوانی ہوتی ہے۔ اہلِ ایمان اللہ ہی کے لئے ایک جگہ پر محبت کے ساتھ

بیٹھتے ہیں اس میں آنے والوں کو کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہوگا؟ یہ تو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اولیاء کرام سے عقیدت ہے لیکن جنہیں اولیاء کرام سے بغض و عناد ہے انکا حال دورِ حاضرہ میں کسی سے مخفی نہیں ہزاروں واقعات ہر سُنّی مسلمان کے سامنے وھابیوں، دیوبندیوں کیطرف سے پیش ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت امیر الملۃ سیدنا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ملاحظہ ہو۔

فرمایا کہ میں ایک دفعہ حیدر آباد میں تھا، سنا کہ ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کر کے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلائی اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا بھیج دیا، پڑوسی مرد گھر پر نہ تھا اسکی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوایا ہے، مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے معلوم ہوا کہ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کا کھانا ہے، پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو جو عمدہ قسم کی بریانی تھی اپنے گھر کے باہر موری غلاظت کی بہتی تھی اس میں لیجا کر پھینک دیا، نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتے سے روند ڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا اس لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا اور کھانے کے لائق نہ رہا۔ اب اس بارے میں مسئلہ سناتا ہوں غور سے سنو! پنجاب میں میں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک زمیندار نے ایک کھیت سے آکر میرا گھوڑا روک کر کہا کہ مسئلہ سمجھا دو، میں نے کہا کونسا؟ اس نے کہا رات کو ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا، اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کھیت کس کا ہے کہنے لگا میرا ہے اسکے ساتھ ایک بچہ بھی تھا میں نے دریافت کیا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہا میرا ہے اسکے ساتھ بیل بھی تھے۔ میں نے پوچھا یہ بیل کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا

کھیت تجھ پر حرام ہو گیا اور تیرا بچہ بھی حرام کا ہو اور تیرے بیل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے، اس وجہ سے کہ ان پر تیرا نام آیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں نے مسئلہ سمجھ لیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اس کی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا، رب کی جورو پکاری جاتی تھی یا اس کے باپ کی جورو، یاد رکھو کہ کوئی چیز کسی انسان پر حلال نہیں ہوتی جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور چیز کا نام نہ آئے، نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی بندی کہہ دیا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مقید نہ کیا جائے وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی"۔ (ملفوظاتِ امیر ملت صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ قصور)

خلاصہ یہ کہ گیارھویں شریف کا مطلب یہ ہے کہ حلال، پاک چیز از جنس ماکول و مشروب تیار کر کے فقراء و مساکین وغیرھم کو کھلا پلا کر اس کا ثواب حضور پُر نور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

گیارہویں کی وجہ تسمیہ: (۱) کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ، المعروف بتحفۃ الابرار صفحہ ۲۹ میں بحوالہ تکملہ ذکر الاصفیاء گیارھویں کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ آپ ہر ماہ میں گیارہ تاریخ چاند کو عرس رسالتمآب علیہ السلام کیا کرتے تھے اس وجہ سے گیارھویں آپ کے نام سے مشہور ہے (۲) انوار الرحمٰن (فارسی) مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۹۷ میں ہے جب کسی جانور یا چیز پر کسی بزرگ، نبی یا ولی کا نام لیا جائے مثلاً پیر کا بکرا، اسماعیل کی بھیڑ، عبد الجبار کا دنبہ، غوث پاک کا دنبہ، غوثِ اعظم کی گیارھویں تو اس جانور کو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جائے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھاویں پیویں تو وہ حلال اور طیب ہے اور وہ چیز بابرکت ہو جاتی ہے اور خوش اعتقاد کی روحانی، جسمانی بیماریاں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ پیر کا بکرا اور اسماعیل کا دنبہ کہنے سے وہ حرام نہیں ہو جاتے، جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام جو کافر لوگ بتوں کے نام سے منسوب

کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وہ حلال ہیں، ان میں حرمت کدھر سے آگئی؟ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کیا گیا وہ حلال طیب ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "کلوا مما ذکر اسم الله علیه" ہاں اگر بوقتِ ذبح پیر صاحب یا کسی اور شخص کا نام لیکر خواہ وہ بت ہو یا دیوی وغیرہ، ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے اور وما اهل لغیر الله کا یہی مطلب ہے جس کی تفسیر قرآن مجید نے وما ذبح علی النصب سے کی ہے یعنی جو جانور بتوں کا نام لیکر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے (اس مسئلہ کی تحقیق حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک "اعلاء کلمۃ اللہ" کا مطالعہ کیجئے یا دیکھئے فقیر کا رسالہ "پیر کا بکرا")

عقیدت کی دنیا: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما اہل بہ لغیر اللہ" میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بکرا گیارہویں شریف کیلئے پرورش کرتے تھے اور سال بھر اس کو خوب کھلاتے پلاتے اور ازراہِ محبت اسے اپنی بغل میں لیتے اور اس کو چومتے اور فرماتے "توں ایں پیر دیا لیلیا!" "لیلا" بکری کے نوعمر بچے موٹے تازے کو کہتے ہیں یعنی اے وہ پیر کا بکرا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

؎ سگِ درگاہِ میراں شوچوں خواہی قربِ ربانی!
کہ بر شیراں شرف دارند سگِ درگاہِ جیلانی!

یونہی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ جو آپ کی گیارہویں کی عقیدت کے بارے میں ہے۔ قابل تقلید ہے اسکی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "امام احمد رضا کا درس ادب" مطبوعہ کراچی۔ (۳) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الآخر کو ہوا چنانچہ تفریح الخاطر شریف میں حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے متعلق لکھا ہے:

وفی لیلة الاثنین بعد صلواة العشاء احدی عشرة من ربیع الثانی سنة

خمسمائة واحدی وستین (تفریح الخاطر صفحہ ۱۲۹)

اور آپکا وصال شریف سوموار کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد الربیع الثانی ۵۶۱ ھجری کو ہوا۔

اور قاعدہ ہے کہ جس تاریخ میں کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس میں (ایصال ثواب کرنے سے) خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے مگر دوسرے دنوں میں وہ خیر وبرکت و نورانیت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوافیه الیٰ جناب العزة وحظائر القدوس یرجی فیه من الخیر والکرمة والبرکة والنورانیة اکثر واوفر من سائر الایام۔ (ماثبت بالسنہ صفحہ ۲۹) یعنی مشائخ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہ الٰہی اور جنت میں پہونچے اسی دن خیر وبرکت اور نورانیت کی امید دیگر دنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

اور آداب الطالبین میں ہے:

اذااردت ان تجد ولیمة فاجتهد بادراک یوم موته والساعة التی نقل فیها روحه لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذلک الموضع فی تلک الساعة فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعة فان بذلک یفرح ارواحهم وفیه تاثیر بلیغ فاذااواشیاء من الماکولات والمشروبات یفرحون ویدعون لهم والاید عون علیهم

یعنی جب تو کسی ولی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دلانا چاہے تو اسکے انتقال (وصال) کے دن اور اس ساعت کا خیال رکھ کیونکہ موتی کی روحیں ہر سال ایام اعراس (اس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت میں آتی ہیں، جب تو اس دن اس ساعت کھانا کھلائے گا اور پانی پلائے گا اور قرآن کریم اور درود شریف اور صحیح اور مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسن صورت پڑھوا کر ایصال ثواب کریگا تو ان کی روحیں خوش ہوں گی اور باقی محفل اور صاحب خانہ کیلئے دعاءِ خیر

کریں گی اور اس تاریخ اور ساعت میں ایصال ثواب کرنے میں تاثیر بلیغ ہے اگر اس کا عکس ہو گا یعنی بے نماز، بے دین، تارکِ سنت، گستاخ، بیہودہ اور لایعنی کلام پڑھنے والے ہوں گے تو وہ مقبول خدا بد دعا کریں گے۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ: یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ سال کے ابتداء میں ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی حال رہا پھر تابعین سے تاحال اہلسنت کے علماء مشائخ کے اعراس یوم وصال میں پابندی سے کئے جا رہے ہیں اسکی یہی وجہ ہے کہ صاحب عرس کی یومِ وصال خصوصی توجہ ہوتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالہ ”عرس کا ثبوت“ میں۔

(٤) گیارہویں والا رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہویں کے دن آنے والی شب بارہویں کی مناسبت سے نہایت شان و شوکت سے رسول اکرم ﷺ کی نیاز پکا کر فقراء و مساکین کو کھلاتے زندگی بھر یہی طریقہ بالالتزام رہا اور اعزہ و اقارب کو اس کے قائم رکھنے کی وصیت کی اسی معنی پر سرکار بغداد غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”گیارہویں والے“ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اور خود گیارہویں ان کے نام سے مشہور ہوئی۔

(٥) چنانچہ مولانا گوہر مرحوم نے مولانا کریم بخش مرحوم کے حوالہ سے عبارت ذیل نقل فرمائی۔ ”در خواں آوردہ است حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در کتاب مسئلہ معلوم نمود کہ سرورِ کائنات ﷺ یازدہم ماہ ربیع الاول رحلت فرمودہ بود پس بریں وتیرہ نیاز یازدہم نیاز آنحضرت ﷺ طعام پختہ بمسکیناں خوراندے تا زندگی حیاتِ خود زیں وظیفہ گاہے شک نیاورد در رحلت بریں وصیت کرد“۔ (رسالہ گیارہویں شریف مطبوعہ قصور)

(فائدہ) یہ چند وجوہ گیارہویں کی تسمیہ کے فقیر کو میسر ہوئے ممکن ہے اور وجوہ بھی ہوں لیکن حق کے متلاشی کے لئے اتنا کافی ہے ہاں منکر ضدی کے لئے

ہزار وجوہ بھی بے سود ہیں۔

وصال غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ ۱۱ کے نکات

ہر محبوب خدا کے وصال کا دن ہزاروں برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور پیروں کے پیر سیدنا محی الدین دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جملہ اولیاء کرام کے سردار ہیں انکے وصال کے دن کی برکات کا کیا کہنا۔ اس تاریخ ۱۱ کے چند عجیب نکات ملاحظہ ہوں۔ (۱) حدیث شریف میں ہے ان اللہ یحب الوتر (مشکوٰۃ، ترمذی)

"اللہ تعالیٰ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند رکھتا ہے، گیارہ کا عدد اس لحاظ سے متبرک ہے۔ (۲) یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے خواب میں دیکھے تھے اور آپ کے گیارہ بھائی آپ کو ایذاء دینا چاہتے تھے مگر بوجہ گیارہ ہونے کے ایذاء دینے میں ناکام رہے۔ (۳) فتح الربانی کی مجلس صفحہ ۵۴ میں ذکر ہے کہ سجادے بھی گیارہ ہیں، (۴) تفسیر عزیزی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سحر کئے تاگے پر گیارہ گرہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دفعیہ کے لئے گیارہ آیتیں معوذتین کی نازل فرمائیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ۱۱ × ۹ = ۹۹ نام ہیں اسطرح رسول اکرم ﷺ کے بھی ۱۱ × ۹ = ۹۹ نام ہیں (۵) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بھی غوث پاک کے وقت میں گیارہ ہزار گیارہ سو اولیاء ہوئے ہیں (فتح العزیز) (۶) صلوٰۃ الاسرار یا نماز غوثیہ میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلنا تعلیم فرمایا گیا ہے (ازہار الانوار)

فائدہ: اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ "گیارہ قدم" پڑھئے۔

(۶) گیارہویں تاریخ بہت بڑے اعلیٰ امور کی یادگار ہے حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لان اللہ اکرم فیہ من جماعۃ من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصطفی آدم ورفع ادریس واستوت سفینۃ نوح علی الجودی یوم عاشوراء واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا یوم عاشوراء وغفر اللہ لداؤد یوم

عاشوراء ورد اللہ علی سلیمان ملکہ فیہ وتزوج النبی ﷺ خدیجہ و خلق اللہ السموات والارض۔ والقلم وآدم وحواء کل ذالک فی یوم عاشوراء۔

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۴۷ امطبوعہ مصر)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اکرام کیا انبیاء کا، اسی تاریخ میں چُنا آدم کو اور اُٹھایا ادریس کو۔ اور ٹھہرایا سفینہ نوح کو جودی پہاڑ پر دن عاشورے کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچایا آگ سے دن دسویں کو۔ اور بخشش فرمائی داؤد کی دن دسویں کو اور ملک واپس دیا سلیمان کو دن دسویں اور نکاح ہوا حضور ﷺ کا ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے دن دسویں اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور قلم کو اور آدم کو اور حوا علیہم السلام کو دن دسویں کو۔

نہ صرف یہ بلکہ بیشمار اور بھی۔ فقیر ایک نقشہ پیش کرتا ہے اسمیں واضح ہوگا کہ گیارہ تاریخ میں کیسی کیسی فضیلتیں اور یادگاریں مخفی ہیں۔

نقشہ دن دسواں اور رات گیارہویں

تعداد	یادگار	گیارہویں
۱	قلم قدرت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲	لوحِ محفوظ پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳	قلم کا لوحِ محفوظ پر تقدیر عالم لکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴	ساتوں زمینوں کو بنائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵	ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۶	اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش پر غلبہ فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۷	سورج کو پیدا فرما کر روشن کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۸	چاند کو پیدا فرما کر تابانی بخشنے کا دن!	دن دسواں اور رات گیارہویں
۹	ستاروں کو پیدا فرما کر روشنی دینے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

۱۰	آسمانوں کو چاند ستاروں اور سورج سے زینت ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۱	پہاڑوں کو زمین کی میخیں بنانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۲	سمندروں اور دریاؤں کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۳	جنت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۴	دوزخ کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۵	حوضِ کوثر کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۶	حوریں پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۷	غلمان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۸	فرشتے پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۱۹	رضوان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۰	جنت کے محلات تعمیر فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۱	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۲	حضرت ادریس علیہ السلام کو مکانِ بلند ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۳	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش مبارک کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلعت خلیلی حاصل کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں

۲۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کے گلزار بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۷	حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۸	حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۲۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں رستہ بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعونیوں کے غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۲	حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اٹھائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۴	حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۵	حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے روزہ رکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۶	حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۷	کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں

۳۸	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۳۹	حضرت حوا سلام اللہ کی پیدائش کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۰	زندگی کو زندگی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۱	موت کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۲	حضرت اسمٰعیل کو ذبح عظیم کا لقب ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۳	ذبیح اللہ کی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۴	شیطان کی ناکامی و نامرادی کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۵	جبریل علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۶	جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کا مقام ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۷	نواسۂ رسول اللہ ﷺ کی شہادت کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۸	حسین علیہ السلام کی حقیقی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۴۹	یزید پلید کی حقیقی موت کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۰	خدا کی رحمتوں کے نزول کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۱	حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں پکانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۲	بیت اللہ کا حج قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۳	قربانی دینے کا پہلا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۴	ارکانِ حج ادا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
۵۵	بارگاہِ خداوندی میں دعائیں قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں

فائدہ : دسویں دن اور گیارھویں رات کی فضیلتوں اور خصوصیتوں کا اگر پوری

تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ہزاروں صفحات میں بھی نہیں سما سکتی۔ مختصر طور پر پانچ گیارھویاں یعنی پچپن خصوصیتوں کا اجمالی خاکہ پیش کر دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے (گیارھویں صائم)

خلاصہ یہ کہ گیارھویں شریف اہل سنت والجماعت کے علماء و اولیاء کے نزدیک نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ مستحسن اور مفضی الی الخیر الکثیر ہے۔ گیارھویں شریف کرانے والے بدعتی نہیں ہیں بلکہ ان کو بدعتی کہنے والے بدعتی ہیں اس لئے کہ اہل سنت والجماعت کو حضور کے زمانہ اقدس میں اور صحابہ کے زمانہ میں کسی نے بدعتی نہیں کہا۔ اہل سُنّت والجماعت کو بدعتی کہنے کی بدعت قرونِ اولیٰ مشہور بہا بالخیر کے بعد کی ایجاد ہے اور طرفہ یہ کہ گیارھویں شریف کا انعقاد بہ ہیئت کذائیہ بدعتِ حسنہ ہے اور ہم کو بدعتی کہنے کی بدعت، بدعت سیئہ ہے جس سے توبہ کرنی لازم ہے۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی النابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:

"نیک بات اگرچہ بدعت و ناپید ہو اس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیک بات نیک نیتی سے نیکی نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت فرمایا اسی ارشادِ اقدس میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اس نے ہی وہ نیک بات پیدا کی ہو اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا ادب کی بات یا کچھ اور"۔

حضرت امام عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ثابت ہوا کہ گیارھویں بھی ایک نیک بات ہے جس سے مقصود اطعام طعام اور ایصال ثواب اور تبلیغ دین اور درود خوانی اور ذکر و اذکار اور تعلیم پند و نصائح اور بہت سے مسلمانوں کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا اور علماء و صلحاء کی زیارت کرنا اور حصولِ ثواب کی نیت سے انفاق مال کرنا قلوب میں اثر و رقت کو لینا ہے لہذا

گیارھویں شریف بھی وہ بدعت ہے جس پر سنت کا اطلاق صحیح ہے، گیارھویں شریف کے مستحسن ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب قرآن شریف پڑھنا، وعظ کرنا، اطعامِ طعام، کسی چیز کا صدقہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پڑھنا، یہ سارے امور فرداً فرداً جائز اور مستحب ہیں تو ان کو ایک دن اور ایک مقرر وقت میں جمع کرنے میں تو حرمت کہاں سے آگئی، یاد رکھئے جو چند امور الگ الگ جائز ہوں وہ بصورت جمع بھی جائز ہیں جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں۔

ان افرادالمباحات اذاجتمعت کان ذلك المجمع مباح۔ ''مباح اشیاء کا مجموعہ بھی مباح ہوتا ہے''۔

مزید دلائل فقیر کے رسالہ ''گیارھویں کا ثبوت'' میں پڑھئے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور (۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء) پاکستان

(بروز جمعرات بعد صلوٰۃ الظہر)